روزنامہ الفضل قادیان — ۲۹ ماہ رجب ۱۳۶۰ھ

احرار اور غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام

باوجود اس کے کہ بالفاظ "مفکر احرار چودھری افضل حق صاحب" اسلام کی یہ حالت ہے۔ کہ:-

"مذہب اسلام بھی اب رسم بن کے رہ گیا ہے . . . . کفر اسلام کے پہلو میں ترقی پا رہا ہے" پر جوش اور حق کم کوشش ہے۔ کفر جسے سر چھپانا چاہیئے تھا۔ وہ سر فراز ہے۔ سر فرازی و فلاح جس کی قسمت میں تھی۔ اسے سر چھپانے کو نہیں"

پھر باوجود اس کے کہ پیروان اسلام اور علمائے عظام کی یہ کیفیت ہے کہ:-

"ہزاروں واعظ۔ ہزاروں دینیات کے اساتذہ۔ مفتی۔ پیر اور صوفی موجود ہیں۔ انہوں نے عمر بھر میں ایک دفعہ بھی کسی غیر مسلم کو تبلیغ اسلام نہیں کی"...

جب احرار کی رگ "تبلیغ" پھڑکی۔ تو دنیا میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے والی واحد جماعت۔ جماعت احمدیہ کے خلاف طوفان بے تمیزی بن کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور قادیان میں "تبلیغ کانفرنس" منعقد کر کے انسانیت اور شرافت کی وہ خاک اڑائی۔ کہ آخر اسی میں گم ہو کر رہ گئے

اور آج "مفکر احرار" علی الاعلان اعتراف کر رہے ہیں۔ کہ:-

"خدا نے مجلس احرار کو زبان آور لوگ دیئے ہیں۔ جن کی تاثیر میں ڈوبی ہوئی تقریریں قلوب کو گرما دیتی ہیں۔ لیکن میں نے سینکڑوں تقریروں میں اسلام کے محاسن اور خوبیاں بیان ہوتی سنی ہیں۔ مگر کسی احراری لیڈر کو یہ کہتے نہیں سنا۔ کہ مسلمانو تم بھی اپنے دینی اور تبلیغی فرض کو ادا کرو۔ اور غیر مسلموں میں اسلام کا تحفہ پیش کرو"

گویا تمام کے تمام احرار کو اپنی ساری زندگی میں کبھی اس بات کی توفیق نصیب نہیں ہوئی۔ کہ غیر مسلموں کو اسلام کا تحفہ پیش کریں۔ اور اسلام کے پہلو میں بڑھنے والے کفر کو روکنے کی سعی کریں۔ اس پر اسلام کے متعلق احرار کے اس وقت تک کے کارناموں کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اب رہا مستقبل۔ اس کے متعلق احرار خواہ کتنے ہی بلند بانگ دعوے کریں۔ ہم ابھی سے بتائے دیتے ہیں۔ کہ احرار کی قسمت میں اسلام کی ترقی اور اشاعت کی سعادت حاصل کرنے کا خانہ بالکل خالی ہے۔ اور ممکن نہیں۔ کہ وہ اس میدان میں قدم بھی رکھ سکیں۔ یا کامیابی کی جھلک بھی دیکھ سکیں "مفکر احرار" خواہ کتنے لمبے چوڑے مضامین لکھیں۔ اور کتنا ہی شور مچائیں۔ اس کا کچھ نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ اور حقیقت تو یہ ہے۔ کہ "مفکر" صاحب خود بھی اس حقیقت سے اچھی طرح آگاہ ہیں کہ وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں۔ اس پر کان دھرنے والا کوئی نہیں۔ بھلا کسی اخبار میں ایک آدھ مضمون لکھ دینے سے بھی ایک ایسی قوم کو بیدار کیا جا سکتا ہے۔ جو صدیوں سے اشاعت اسلام کے فرض کی ادائیگی کے متعلق غفلت کی نیند سوئی پڑی ہے۔ اور پھر مضمون لکھنے والا بھی کون۔ وہ جسے اس قسم کا کوئی دعوےٰ ہی نہیں۔ کہ اسے خدا تعالے کی تائید و نصرت حاصل ہے۔ اور اسے خدا تعالے نے مسلمانوں کی اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ایسی حالت میں جو اس وقت مسلمانوں کی ہے۔ کہ جس کا احرار کو بھی اعتراف ہے۔ اس کی اصلاح کسی خود ساختہ لیڈر اور مفکر سے ہو ہی نہیں سکتی۔ اور نہ اس قوم میں ایسی روح پھونکی جا سکتی ہے۔ کہ وہ میدان عمل میں کارہائے نمایاں سر انجام دے سکے۔ عام مسلمانوں کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ پابند صوم و صلوٰۃ یعنی دیندار۔ اور اسلام کے شیدائی کہلانے والے مسلمانوں کا بالفاظ مفکر صاحب یہ حال ہے۔ کہ:-

"ننانوے فی صدی مسلمانوں کو جو صوم و صلوٰۃ کے پابند ہیں۔ یہ توفیق نہیں ہوئی۔ کہ عمر میں ایک دفعہ کسی غیر مسلم کو تبلیغ دین کریں۔"

جب نوبت بایں جا رسید۔ تو چودھری افضل حق کو کونسا سرخاب کا پر لگا ہوا ہے۔ کہ اپنی ساری زندگی انہی غفلت شعار لوگوں کی سی گزار کر جن کا انہوں نے ذکر کیا ہے۔ اب جو کچھ ان کے قلم سے نکلے۔ وہ انقلاب عظیم پیدا کر دے گا۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ چودھری صاحب اپنی حقیقت سے خود بھی ناواقف نہیں۔ پھر جو انہوں نے غیر مسلموں کو تبلیغ اسلام کرنے کی تحریک شروع کی ہے۔ تو اس کی غرض محض یہ ہے۔ کہ وہ مسلمان جنہوں نے احرار کو منہ لگانا چھوڑ دیا ہے۔ ان کے سامنے ایک نیا شغل پیش کر کے کچھ دن اور انہیں اپنے جال میں پھنسائے رکھنے کی کوشش کریں۔

پس اگر انہیں کچھ عقل کے کورے اور گانٹھ کے پورے لوگ ہاتھ آ گئے۔ تو چند روز تک تبلیغ اسلام کے نام سے شور جاری رکھیں گے۔ ورنہ گم ہو کے جس گوشہ میں پڑے ہیں۔ اسی میں پڑے سسکتے رہیں گے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ ظہور ۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ آج ڈلہوزی سے بذریعہ کار تشریف لے آئے۔ ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع منظہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد پرائیویٹ سیکرٹری جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بھی واپس آگئے ہیں ؎

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خیر و عافیت ہے۔

سیر کشمیر کے تاثرات

——از جناب میاں غلام محمد صاحب اختر لیبر وارڈن حال مقیم پہلگام (کشمیر)——

کھینچتا ہے ایک منظر وادیٔ کشمیر کا — جس میں باقی ہے نمونہ صنعت و تعمیر کا
جس پہ دھوکا ہے جہاں کو عالمِ تصویر کا — قلب خوش کرتی ہے جو اک راہ گزر دلگیر کا

نیند سی آنے لگی میرے دلِ بیدار کو
دیکھتا ہوں بیخودی میں حسنِ شالامار کو

اونچی اونچی گھاٹیوں کی کوہساروں کی بہار — تھرتھراتی ندیوں کی آبشاروں کی بہار
ساحلِ دریا پہ استادہ چناروں کی بہار — سطحِ ڈل پر کانپنے والے شکاروں کی بہار

کشتیاں کھیتے ہوئے گانا وہ ملاحوں کا راگ
جن کے ہونٹوں پر تبسم آنکھ پُرنم دل میں آگ

کیا یہ ہے دریائے جہلم یا کہ جوئے شیر ہے؟ — شور موجوں کا ہے یا ہنگامۂ تقدیر ہے؟
رونقِ گلمرگ و پہلگام اک تصویر ہے؟ — یا کسی جنت کا پرتو وادیٔ کشمیر ہے؟

ہر طرف رقصاں ہے اک موجِ ہوائے انبساط
شام در باغِ نسیم و صبح در باغِ نشاط

حسن پہلگام مجھ پہ کیف بن کر چھا گیا — اک [illegible] بن کے میرے سامنے لہرا گیا
قلب کو مضطر بنایا روح کو تڑپا گیا — بےخودی سی چھا گئی اور قادیاں یاد آگیا

قادیاں وہ مظہرِ دینِ خدائے کردگار
جس جگہ پیدا ہوا اسلامیوں کا شہریار

رات دن آیاتِ حق کا ذکر ہوتا ہے جہاں — موجزن ہے علمِ روحانی کا بحرِ بیکراں
جو ہے مخزن عالمِ اسرار کا وہ قادیاں — جس کے حق میں ذاتِ باری نے کہا دارالاماں

جو مسلمانانِ عالم کی امامت گاہ ہے
جو "بشیر الدین اکبر" کی خلافت گاہ ہے

سر اٹھا اے دوست! یہ کشمیر کی وادی بھی دیکھ — شوکتِ مغلیہ کی اک زندہ بربادی بھی دیکھ
اور کدّہ میں ادھر مغلوں کی آبادی بھی دیکھ — دین کے ماتم کدہ میں رونقِ شادی بھی دیکھ

اک طرف ہیں شوکتِ انسانِ فانی کے نشاں
اک طرف ہے دینِ احمد کا شکوہِ جاوداں

اِس طرف پھیلے ہوئے چیلوں کے دیوداروں کے بن — اُس طرف جاری خدا کے نور کی نہرِ لبن
اِس طرف باغوں کے نظارے ادھر دیں کا چمن — دیکھ چشمِ باصفا سے شانِ ربِ ذوالمنن

اک طرف ہے جوشِ وحدت اک طرف دریا کا زور
اک طرف دیں کا تلاطم اک طرف موجوں کا شور

وادیٔ کشمیر میں ہے ابنِ مریم کا مزار — سو چکا ہے قومِ اسرائیل کا عز و وقار
اور ادھر دینِ حجازی کا وہ پُرشوکت سوار — وہ محمد کا مسیح وہ نور کا آئینہ دار

جو اٹھا خوابیدہ امت کو جگانے کے لئے
پرچمِ اسلام دنیا پر اڑانے کے لئے

جس نے دینِ ہاشمی کا بول بالا کر دیا — جس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا
مشعلِ نورِ محمد سے اجالا کر دیا — اخترِ عاصی کو ہمدوشِ ثریا کر دیا

وہ جری اسلام کا ہے زینتِ دارالاماں
جو سنا کر چل دیا حکمِ خدائے دو جہاں

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

توبہ اپنے نفس پر ایک انقلاب عظیم وارد کرنیکا نام ہے

"توبہ اس بات کا نام نہیں ہے کہ صرف مونہہ سے توبہ کا لفظ کہہ دیا جائے۔ بلکہ حقیقی توبہ یہ ہے۔ کہ نفس کی قربانی کی جائے۔ جو شخص توبہ کرتا ہے وہ اپنے نفس پر انقلاب ڈالتا ہے۔ گویا دوسرے لفظوں میں وہ مر جاتا ہے۔ خدا کے لئے جو تغیر عظیم انسان دکھ اٹھا کر کرتا ہے۔ تو وہ اس کی گزشتہ بداعمالیوں کا کفارہ ہوتا ہے۔ جس قدر ناجائز ذرائع معاش کے اس نے اختیار کئے ہوتے ہیں۔ ان کو وہ ترک کرتا ہے۔ عزیز دوستوں اور یاروں سے جدا ہوتا ہے۔ برادری اور قوم کو اسے خدا کے واسطے ترک کرنا پڑتا ہے۔ جب اس کا صدق کمال تک پہونچ جاتا ہے۔ تو وہی ذات پاک تقاضا کرتی ہے کہ اس قدر قربانیاں جو اس نے کی ہیں۔ وہ اس کے اعمال کے کفارہ کے لئے کافی ہوں۔ اہلِ اسلام میں اب صرف الفاظ پرستی رہ گئی ہے۔ اور وہ انقلاب جسے خدا چاہتا ہے وہ بھول گئے ہیں۔ اس لئے انہوں نے توبہ کو بھی الفاظ تک محدود کر دیا ہے۔ لیکن قرآن شریف کا منشاء یہ ہے کہ نفس کی قربانی پیش کی جائے۔ من قضیٰ نحبہ دلالت کرتا ہے کہ وہ توبہ یہ ہے جو انہوں نے کی۔ اور من ینتظر بتلاتا ہے کہ وہ یہ توبہ ہے جو انہوں نے کر کے دکھلائی ہے۔ اور وہ منتظر ہیں۔ جب انسان خدا کی طرف بکلی آ جاتا ہے۔ اور نفس کی طرف کو بکلی چھوڑ دیتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا دوست ہو جاتا ہے۔ تو کیا وہ پھر دوست کو دوزخ میں ڈال دے گا۔ نحن اولیاء اللہ سے ظاہر ہے کہ احباء کو دوزخ میں نہیں ڈالتے۔"

(البدر ۲۹ ر اکتوبر و ۸ نومبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۲۲)

تحریکِ جدید کے چندہ کی اسم وار تفصیل

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور "دفتر فائنشل سیکرٹری تحریک جدید" کسی مقررہ تاریخ پر دعا کے لئے جو نام پیش کر رہا ہے۔ ظاہر ہے دفتر وہی نام پیش کر سکتا ہے۔ جن کی روپیہ داخل کرتے وقت اسم وار تفصیل ہو۔ جن جماعتوں کی طرف سے داخلہ کے وقت تفصیل نہ موصول ہو۔ ان کے نام دعا کے لئے پیش کرنے سے معذوری ہے۔

گزشتہ ۳۱ مئی تک جن کی اسم وار تفصیل پہونچ چکی تھی۔ ان کے نام پیش کئے گئے تھے۔ مگر بعض احباب کے نام پیش نہ ہو سکے۔ کیونکہ روپیہ ارسال کرتے وقت کوپن یا بیمہ میں اسم وار تفصیل نہ تھی۔ ایسے احباب کو جب معلوم ہوا۔ کہ ان کا نام اسم وار تفصیل نہ ہونے کے سبب پیش نہیں ہو سکا۔ تو ان کو قدرتی طور پر سخت تکلیف اور افسوس ہوا اب یکم ستمبر کو ۷ بجے شام ان احباب کی فہرست پیش ہونے والی ہے۔ جن کے وعدے یکم ستمبر ۱ بجے شام تک مرکز میں ادا ہو جائیں گے۔ پس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ:

"اگر کوئی شخص سمجھتا ہے۔ کہ وہ اکتوبر میں ادا کر سکتا ہے۔ لیکن اس وجہ سے کہ مئی میں ادا کر کے سابقون میں شامل نہیں ہو سکا۔ اب کفارہ کے طور پر اگست میں ادا کر دیتا ہے۔ تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور ویسا ہی ثواب کا مستحق ہے۔ جیسا کہ مئی میں ادا کرنے والے"

آپ اپنا وعدہ یکم ستمبر ۱۹۴۱ء تک داخل کر لیں۔ مگر ہر کارکن بیمہ یا کوپن میں اسم وار تفصیل دے دے ؎ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~

ذکرِ حبیب علیہ السّلام

حسبِ ذیل روایات میاں عبدالرشید صاحب ولد میاں چراغ الدین صاحب مرحوم لاہوری سے صیغہ تالیف و تصنیف قادیان نے قلم بند کرا کے برائے اشاعت ارسال کی ہیں:-

بیعت کیونکر کی

مجھے بیعت کی تحریک حضرت والد صاحب مرحوم اور ایک خواب کے ذریعہ ہوئی۔ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عالمِ خواب میں دیکھا۔ کہ حضور پُر نور ایک چارپائی پر لیٹے ہُوئے ہیں۔ اور بہت بیمار ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے پاس کھڑے ہیں۔ جیسے کسی بیمار کی خبر گیری کرتے ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چارپائی سے آپ کے کندھوں کا سہارا لے کر کھڑے ہُوئے۔ اور اسی حالت میں لیکچر دینا شروع فرمایا۔ جس میں آپؐ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ذکر فرمایا۔ اس کے بعد خواب میں ہی دیکھا۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تندرست ہوگئے ہیں۔ اس کی میں نے یہ تعبیر کی۔ کہ اب اسلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دوبارہ زندہ ہوگا۔ اور اس خواب کے بعد بیعت کر لی ؞

نقشہ نویسی میں برکت

جس وقت مسجد مبارک کے آگے مرزا نظام الدین صاحب نے دیوار بنا دی۔ اس وقت میں قادیان میں ہی تھا۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب اس جگہ کا نقشہ بنا رہے تھے۔ تاکہ عدالت میں پیش کیا جائے اس وقت بارش بہت زور سے ہو رہی تھی۔ چونکہ میں ڈرائنگ کا کام کرتا تھا اس لئے اس کا نقشہ میں نے گول کمرہ میں بیٹھ کر تیار کیا۔ اور عدالت میں یہی نقشہ پیش ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ جو اس وقت بچہ تھے۔ میرے پاس بیٹھ کر سیاہی وغیرہ بناتے رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک میٹھی روٹی میرے لئے تیار کروا کر خادمہ کے ہاتھ بھیجی۔ اس کے بعد یہ نقشہ حضور کی خدمت میں پیش ہوا۔ جس سے حضور بہت خوش ہُوئے۔ اور دُعا فرمائی۔ جس کی برکت سے مجھے اس کام میں کسی قسم کی مشکل پیش نہ آئی۔ جس جگہ میں نے کام کیا۔ افسران بالا خوش رہے۔ اور بڑے بڑے اہم کام اسی کے متعلق میں نے کئے۔

اس کے بعد جب یہ دیوار گرائی گئی تو اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے لاہور مجھے خط لکھا کہ آپ کا نقشہ منظور ہوگیا۔ اور اس مقدمہ میں اللہ تعالےٰ نے ہمیں فتح دی ہے۔ اور اس کا یہ نشان پورا ہوا ہے اور جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔ دُشمنوں کی ہزیمت ہوئی ہے ؞

حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں بارش

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں میں یہ دیکھتا رہا ہوں۔ کہ قادیان میں بارش آج کل کی نسبت زیادہ ہوتی تھی۔

خطبہ الہامیہ

جب خطبہ الہامیہ پڑھا گیا۔ تو اس سے دو۔ تین دن قبل میں قادیان میں گیا ہوا تھا۔ حج کے دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک خط لکھ کر باہر احباب میں بھیجا۔ کہ جس نے دُعا کرانی ہے۔ وُہ اپنا نام لکھ دے۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا۔ ایسے بزرگوں کے پاس بیٹھنے کا یہی فائدہ ہوتا ہے۔ اور اس وقت کی تلاش ہوتی ہے چنانچہ میں نے بھی اپنا نام لکھ دیا۔ چونکہ میں امتحان دے کر گیا ہوا تھا۔ اس لئے کامیابی کے لئے بھی دل میں خواہش تھی۔ چنانچہ میں اچھے نمبروں پر کامیاب ہوا۔ اور وظیفہ بھی حاصل کیا۔ اور جہاں تک مجھے یاد ہے۔ اس وقت جن جن دوستوں نے اپنے نام لکھائے تھے۔ خدا تعالےٰ نے انہیں اپنے اپنے مقاصد میں کامیاب کیا۔ (حضور نے اس موقعہ پر صرف نام لکھانے کو فرمایا تھا۔ مقاصد وغیرہ لکھنے کے متعلق نہیں فرمایا تھا) حج کے دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بیت الدعاء میں دُعا فرماتے رہے۔ دوسرے دن عید تھی۔ عید کی نماز مسجد اقصیٰ میں مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور کے لئے ایک کُرسی مسجد اقصیٰ کے پرانے حصہ کی جنوبی ڈاٹ کے آگے بچھائی گئی۔ یہ حصہ مسجد کے صحن سے ذرا بلند تھا۔ حضور نے کھڑے ہو کر حضرت مولوی نور الدین صاحب رضؓ۔ مولوی محمد احسن صاحب امروہی حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضؓ وغیرہ کو فرمایا۔ کہ کاغذ اور قلم دوات لے کر بیٹھ جائیں۔ اور جو کچھ میں کہوں۔ لکھتے جائیں۔ اگر کوئی بات رہ جائے۔ یا سمجھ میں نہ آئے۔ تو دَوران خطبہ میں ہی دریافت کر لیں۔

اس کے بعد حضور نے عربی زبان میں خطبہ شروع کیا۔ یہ خطبہ قریبًا ساڑھے تین بجے تک ہوا۔ گو مجھے عربی زبان کی وجہ سے کچھ سمجھ میں نہ آتا تھا۔ تاہم مجھے اس وقت ایسا سرور حاصل ہو رہا تھا۔ کہ جس کا اظہار مشکل ہے تمام احباب خاموشی کے ساتھ حضور کی تقریر سُن رہے تھے۔ حضور کی آواز نہایت سُریلی اور پُر جوش تھی حضور کے چہرہ پر سے پسینہ بہہ رہا تھا۔ اور چہرہ بہت روشن تھا۔ شروع خطبہ میں تھوڑا سا وقت حضور علیہ السلام کھڑے رہے۔ مگر بعد میں حضور کُرسی پر بیٹھ گئے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ ایک دو دفعہ مولوی محمد احسن صاحب یا کسی اور صاحب نے دورانِ خطبہ میں کوئی بات دریافت کی۔ اور حضور نے اُسی وقت اس کا جواب دے دیا۔ ایک دو لفظوں کے ہجے بھی دریافت کئے گئے تھے ؞

جب خطبہ ختم ہوگیا۔ تو حضور نے لنگر خانہ کے منتظمین کو کہلا بھیجا۔ کہ آج میرے ساتھ سب احمدی دسترخوان پر کھانا کھائیں گے۔ حضور نے اس دن پلاؤ پکوایا تھا۔ چنانچہ تمام دوستوں نے آپ کے ساتھ کھانا کھایا۔ جن میں میں بھی شریک تھا ؞

صاحبِ نصاب احباب سے گزارش

خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں احکام باری تعالےٰ کی عظمت اور تعمیل کا جوش اس قدر ہے۔ کہ وُہ ہر آواز پر رضا و رغبت لبیک کہنے کو ہر وقت تیار نظر آتے ہیں۔ اور دیگر مذاہب کے پیرووں کے مقابلہ میں اپنی اطاعت و فرمانبرداری کا نمونہ قائم کرکے دُنیا کو حیران کرتے ہیں۔ اور یہی وُہ بات ہے۔ جو زندہ اور مردہ مذہب میں ما بہ الامتیاز کے طور پر پیش کی جا سکتی ہے۔ اسلام نے بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی دکھلانے کا ثبوت صدقات کے رنگ میں دیا ہے۔ صدقات میں سب سے اعلےٰ درجہ فریضہ زکوٰۃ کو اس لئے دیا گیا ہے۔ کہ اس کا انکار کرنے والا ایماندار نہیں کہلا سکتا۔ اور اس میں سستی کرنے والا بہت بڑا گناہ گار شمار ہوتا ہے ؞

جماعت احمدیہ میں انکار کرنے والا تو شائد ایک بھی نہ ملے۔ مگر سستی دکھلانے والے یا بطور خود اپنے غریب رشتہ داروں کو بغیر اجازت دینے والے بہت ہیں۔ ورنہ اس مد میں کافی روپیہ جمع ہوتا۔ اعلان ہٰذا کے ذریعہ اصحاب نصاب کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وُہ بطور خود یہ روپیہ تقسیم کرنے سے پہلے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست پیش کرکے منظوری حاصل کر لیا کریں۔ کہ اس رقم میں سے اس قدر رقم ہمارے فلاں رشتہ دار کو دینے کی اجازت فرمائی جائے۔ اور بقیہ رقم مرکز میں ارسال کر دی جائے۔ امید ہے کہ احباب اس طرف خاص توجہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں گے۔ تمام مسائل زکوٰۃ کو ایک رسالہ کی صورت میں طبع کرا دیا گیا ہے اگر کسی دوست کو ضرورت ہو تو اطلاع دینے پر رسالہ مفت بھیجا جائے گا۔ (ناظر بیت المال قادیان)

فضیلت اسلام

دانتوں کی صفائی کے متعلق اسلامی تعلیم اور اس کی اہمیت

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا لولان اشق علیٰ امتی لامرتھم بالسواك مع کل وضوءٍ عند کل صلوٰۃ۔ یعنی اگر مجھے اپنی امت پر غیر معمولی بوجھ پڑ جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اسے ہر نماز سے پہلے ہر تازہ وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ ظاہر ہے کہ ہر مسلمان پر سوائے معذور لوگوں کے پانچ وقت نماز باجماعت ادا کرنا فرض ہے۔ اس کے علاوہ مخلصین نماز تہجد بھی پڑھتے ہیں۔ اور بعض لوگ اشراق اور ضحیٰ کی نمازیں بھی ادا کرتے ہیں۔ گو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ ثابت نہیں۔ کہ آپ نے اشراق اور ضحیٰ کو التزاماً ادا کیا ہو۔ بہر حال دن رات میں پانچ دفعہ تو ہر شخص کے لئے فرض ہے کہ نماز پڑھے۔ اور زیادہ عبادت گزار چھ بلکہ آٹھ دفعہ پڑھتے ہیں پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مندرجہ بالا ارشاد کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر مجھے اپنی امت کے لوگوں کی مشکلات کا احساس نہ ہوتا۔ تو میں انہیں دن رات میں آٹھ دفعہ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ پھر وضو چونکہ بعض دفعہ ٹوٹ بھی جاتا ہے۔ اور انسان کو دوبارہ وضو کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اگر اس قسم کی بشری ضرورتوں کو بھی شامل کر لیا جائے۔ تو مسواک کرنے کی تعداد اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اور کہا جا سکتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ دس گیارہ دفعہ مسواک کرنا پسند فرماتے تھے۔ اور گو آپ نے صریح طور پر ایسا حکم نہیں دیا۔ کیونکہ آپ نے یہ سمجھا کہ اس کی پابندی سب کے لئے مشکل ہوگی۔ اور بعض حکم عدولی کی وجہ سے گنہگار ٹھہر جائیں گے۔ مگر حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مسواک کا بکثرت استعمال بے حد مرغوب تھا۔ اور آپ چاہتے تھے۔ کہ آپ کی امت کے لوگ بھی دن رات اپنے مونہہ اور دانتوں کی صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ اور کثرت اور تواتر کے ساتھ مسواک کیا کریں۔ خود آپ کا عملی نمونہ یہ تھا۔ کہ آپ بکثرت مسواک فرماتے۔ تہجد کے لئے اٹھتے۔ تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بعد پہلا کام یہ کرتے۔ کہ مسواک سے دانتوں کو صاف کرتے۔ حتیٰ کہ مرض الموت کے وقت آپ نے جب ایک عزیز کے ہاتھ میں مسواک دیکھی۔ اور اس کی طرف اپنی نظریں جما دیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سمجھ گئیں۔ کہ آپ مسواک چاہتے ہیں چنانچہ انہوں نے وہ مسواک لی۔ اور اسے چبا کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں پیش کی۔ غرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسواک کرنے پر اس قدر زور دیا ہے۔ کہ دعوے کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ اس قدر زور کسی اور مذہب نے نہیں دیا۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے جہاں اسلام کے اور بیسیوں احکام کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔ وہاں مسواک کو بھی ترک کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ کوئی ایسی چیز نہیں۔ جس کے لئے انہیں کوئی خاص مشقت برداشت کرنی پڑے۔ کیکر۔ نیم۔ پیلو یا سکھ چین کے درخت عام ملتے ہیں۔ انسان تھوڑی سی ہمت کرے۔ تو روزانہ مسواک کاٹ کر دانتوں کی صفائی کر سکتا ہے۔ اور اس پر کچھ بھی خرچ نہیں آ سکتا۔ مگر مسلمانوں کی غفلت پر کن الفاظ میں افسوس کیا جائے کہ انہوں نے ایسے آسان اور نہائت مفید ارشاد کو بھی پس پشت ڈال دیا۔ حالانکہ تازہ تحقیقات اس امر کی کھلے طور پر مؤید ہیں۔ کہ مسواک کا انسانی صحت کے ساتھ نہائت گہرا تعلق ہے۔ اور جو لوگ اس کا خیال نہیں رکھتے۔ وہ گوناگوں امراض میں مبتلا رہتے ہیں۔ چنانچہ بدہضمی پیچش۔ اسہال۔ قبض۔ دیدان الانف۔ کرم شکم دل اور کان کی بیماریاں اور اکثر امراض چشم و دماغ دانتوں کی خرابی کی وجہ سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ جہاں فیشن میں اور بہت سی باتیں داخل ہوگئی ہیں۔ وہاں آجکل مسواک کی جگہ برش۔ ولائتی ڈنٹل کریموں اور ٹوتھ پوڈروں نے لی ہے حالانکہ ایک مشہور ڈاکٹر مسٹر الف لاک کی تحقیق ہے۔ کہ اگر دانتوں کی صفائی کا کام کیکر پیلو۔ نیم یا پھلاہی وغیرہ کی مسواک سے لیا جائے۔ تو نہ صرف دانت صاف رہتے ہیں۔ بلکہ ہر قسم کے امراض سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ولائتی ڈنٹل کریم استعمال کرنے والے گوشت خورہ اور پائیوریا جیسے امراض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ یورپ کے اس سائنسدان نے ثابت کیا ہے۔ کہ چونکہ نیم کی مسواک میں کاربالک اور ٹینک ایسڈ اور پیلو کی مسواک میں قدرے گندھک اور ٹینگ ایسڈ پایا جاتا ہے۔ اس لئے وہ مقوی اور محافظ دندان ہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ملک کے نوجوان ان سستی اور نہائت مفید چیزوں کو ترک کر کے ہر قسم کے ڈنٹل کریم اور برش استعمال کرنے لگ گئے ہیں۔

اور اس طرح ہزارہا روپیہ برباد کر رہے ہیں۔ پھر ان ڈنٹل کریم کا ایک اور نقص یہ ہوتا ہے کہ عام طور پر ان میں ایسی اشیاء ملائی جاتی ہیں۔ جن سے گو دانتوں میں چمک آجاتی ہے۔ لیکن دانتوں کی اندرونی خرابی کو دور کرنے اور جراثیم کے مارنے کی کوئی تدبیر نہیں کی جاتی۔

پس دانت صاف کرنے کے لئے بہترین چیز مسواک ہے۔ جس کا حصول ہر ملک ہر شہر اور ہر قریہ کے لوگوں کے لئے آسان ہے۔ پس لوگوں کو خدا تعالےٰ کی اس نعمت سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس تاکید کو دیکھتے ہوئے جو آپ نے مسواک کے متعلق فرمائی۔ اس امر کا تعہد کر لینا چاہیئے کہ روزانہ کم ازکم دو دفعہ وہ ضرور مسواک کیا کریں گے۔ بالخصوص کھانا کھانے کے بعد دانتوں کو ضرور صاف کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ جب ہم کھانا کھاتے ہیں تو خوراک کے کچھ ٹکڑے دانتوں میں پھنس کر رہ جاتے ہیں۔ اور اگر انہیں اسی وقت نہ نکال دیا جائے۔ تو وہ گل سڑنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور جس سے تیزاب پیدا ہوتا ہے۔ جو دانتوں میں سوراخ کر کے کئی قسم کی بیماریاں پیدا کر دیتا ہے۔ اکثر لوگوں کے مسوڑھوں میں پیپ پڑ جاتی اور مونہہ سوج جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جبڑے کی ہڈی خراب ہو جاتی ہے۔ اور پھر پیپ مونہہ سے معدے میں چلی جاتی ہے۔ اور انسانی صحت بالکل برباد ہو جاتی ہے۔

پس اپنے دانتوں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے۔ اور اپنے گھر کی عورتوں اور بچوں کو بھی اس کا پابند بنانا چاہیئے عام طور پر عورتیں بچوں کے دانتوں کی دیکھ بھال نہیں کرتیں۔ اور خیال کرتی ہیں۔ کہ ابھی بچے کے دودھ کے دانت ہیں۔ انہیں صاف کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ حالانکہ ان کا صاف کرنا بھی ضروری ہے۔ پس بچوں کے دانتوں کی بھی حفاظت کرنی چاہیئے۔ اور روزانہ ان کا مونہہ ہاتھ دھوتے وقت دانت بھی صاف کر دینے چاہئیں جب بچہ بڑا ہو جائے۔ تو اسے توجہ دلانی چاہیئے۔ کہ وہ دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد دانت صاف کر لیا کرے۔

ہندوستان میں عام طور پر کیکر کی مسواک سے دانت صاف کئے جاتے ہیں۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ طبی نقطۂ نگاہ سے یہ بہت مفید ہے۔ اس میں ٹینک ایسڈ ہوتا ہے۔ جو دانت کی ہر بیماری کے جراثیم کو ہلاک کرنے والا ہے۔ غرض مسواک ایک نہائت ہی ضروری چیز ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات اس کی اہمیت کو ظاہر کر رہے ہیں۔ اور پھر موجودہ طبی تحقیق نے بھی ثابت کر دیا ہے۔ کہ اس کے بے شمار فوائد ہیں۔ پس اس سہل الحصول اور کثیر الفوائد چیز کا استعمال زیادہ سے زیادہ کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ کو مسواک کرنے اور اسے اپنا معمول بنانے کے متعلق خاص ارشاد فرمایا تھا۔ اور جماعت نے اس طرف توجہ بھی کی تھی امید ہے کہ اسے آئندہ بھی نظر انداز نہیں ہونے دیا جائے گا۔

غیر مبایعین کا بے اصولا پن

اخبار "ایمان" کا سوال

اخبار "ایمان" ہٹی نے غیر مبایعین کے اس خیال پر کہ اس سال دس ہزار آدمیوں کو تبلیغ کی جائے۔ اظہار رائے کرتے ہوئے لکھا تھا:۔

"لاہوری جماعت کے لئے صرف دو صورتیں ہیں (۱) وہ خالص فرقہ کی حیثیت سے اپنے مخصوص عقائد کے ساتھ اپنے طور پر غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ کرے (۲) اپنے مخصوص مذہبی فرقہ وار تنظیم سے بالاتر ہو کر ایک تبلیغی انجمن بنائے۔ جس میں ہر خیال کے مسلمان شامل ہوں۔ اور اس عام سطح سے اسلام کی تبلیغ کرے تیسری کوئی صورت نہیں"

پھر مدیر "ایمان" نے غیر مبایعین کے تازہ تبلیغی خیال اور ان کے دعوے و سابقہ عمل کے مطابق لکھا:۔

"(۱) فرقہ بندی کی مخالفت کرنا (۲) اور ساتھ ہی دوسرے فرقوں کو اپنی فرقہ بندی کے نظام میں شامل کرنے کی کوشش۔ یہ دونوں چیزیں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔ ہمارا خیال ہے کہ اگر جناب مولوی محمد علی صاحب اپنے پہلے راستہ پر گامزن رہتے۔ تو زیادہ اچھا نمونہ نہ تھا" (۳۰ جولائی ۱۹۴۱ء)

اس معقول سوال کا اصل جواب تو یہ تھا کہ چونکہ اب ہم پر روشن ہو گیا ہے کہ ہمارا پہلا راستہ غلط تھا۔ ہم فرقہ بندی کی مخالفت کرنے میں غلطی پر تھے۔ اس لئے اب ہم راستہ تبدیل کر کے نیا تجربہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور لوگوں کو "لاہوری جماعت" میں شامل ہونے کی دعوت دیتے ہیں۔ مگر باوجودیکہ اس کے متعلق "پیغام صلح" نے دو افتتاحیے لکھے اور خود مولوی محمد علی صاحب نے جواب لکھا۔ سوال ابھی تک تشنۂ تکمیل ہے۔

گول مول جواب

جناب مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:۔

"کیا اس سے بڑھ کر کچھ فرق ہے۔ کہ ہم ایک شخص کو چودھویں صدی کا مجدد مانتے ہیں۔ اور دوسرے مسلمان نہیں مانتے؟" (پیغام صلح ۱۲ اگست)

گویا غیر احمدیوں اور غیر مبایعین میں کوئی قابل ذکر فرق نہیں ہے۔ اس پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر آپ عام مسلمانوں کے ساتھ مل کر ایک مشترکہ انجمن تبلیغ اسلام کے لئے کیوں قائم نہیں کر لیتے۔ خواہ مخواہ "فرقہ احمدیہ" کا نام کیوں درمیان میں رکھا ہوا ہے۔ اس کے متعلق جناب مولوی صاحب تو خاموش ہیں۔ البتہ ایڈیٹر صاحب پیغام صلح لکھتے ہیں:۔

"ہمارا ایمان ہے کہ آج کوئی تحریک بغیر امام عصر حاضر کی قیادت کے کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اور ہم ان مردہ مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملا کر کیا کریں گے۔ جو اس زمانہ کے امام کا انکار کرتے ہیں۔ تکفیر کرتے ہیں۔ اور جہالت کی موت مرنے کو تیار ہوتے ہیں" (۴ اگست)

اس بیان سے ظاہر ہے کہ غیر احمدی کلمہ گو مردہ مسلمان ہیں۔ اور جہالت کی موت مرتے ہیں۔ غیر مبایعین ان کو ان کی موجودہ حالت میں اپنے ساتھ ملانے کے لئے تیار نہیں۔ گویا غیر مبایعین کا فرقہ مستقل ہے خلاصۂ کلام یہ کہ ابھی تک غیر مبایعین نہیں بتا سکتے کہ وہ فرقہ ہیں یا نہیں۔ ان کیلئے دونوں لحاظ سے مشکل ہے۔

تبدیلی کا اصل سبب

جناب مولوی محمد علی صاحب نے عقائد میں تبدیلی کی۔ پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حلفیہ بیانات میں مدعیٔ نبوت کہتے اور لکھتے رہے۔ پھر لاہور آ کر مدعیٔ نبوت کو کذاب و دجال کہنے لگے۔ باایں ہمہ مولوی صاحب مصر ہیں کہ انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔ اب جس عملی تبدیلی کی طرف ان کا رجحان ہو رہا ہے اس کا بھی وہ اقرار نہ کریں گے۔ مگر غور کرنے والے جانتے ہیں۔ اور سمجھنے والے سمجھ رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ "پیغام صلح" میں مدیر "ایمان" کے الفاظ "اگر جناب مولوی محمد علی صاحب اپنے پہلے راستہ پر گامزن رہتے تو زیادہ اچھا نمونہ تھا" پر خاموشی اختیار کی گئی ہے۔

بات آخر کھل ہی جاتی ہے۔ مدیر پیغام لکھتے ہیں:۔ "مسلمانوں نے تحریک احرار اور ڈاکٹر اقبال مرحوم کے خیالات سے متاثر ہو کر خود اس جماعت (غیر مبایعین) کی مخالفت کی۔ حتیٰ کہ اسے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج کرنے تک سے گریز نہیں کیا۔ انجمن حمایت اسلام لاہور کی خدمت کرتے ہوئے ہمارے بعض بزرگوں کے بال سفید ہو گئے۔ لیکن اس انجمن نے ایک ہنگامے سے متاثر ہو کر ان کی خدمات کی کچھ پروا نہ کرتے ہوئے انہیں علیحدہ کر دیا" (۴ اگست)

جناب مولوی محمد علی صاحب اسی بات کو ان الفاظ میں دوہراتے ہیں "عام مسلمانوں کی طرف سے کفر اور ارتداد اور دجالیت کے فتووں کے سوائے اسے (غیر مبایعین کے فرقہ کو) کچھ حاصل نہیں" (۱۲ اگست)

معلوم ہوا کہ غیر مبایعین کے رویہ میں جو قدرے انحراف نظر آ رہا ہے اس کا اصل سبب یہ ہے کہ لمبے تجربہ کے بعد وہ غیر احمدیوں کی خوشنودی حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ گویا ان کا وہ مقصد ہی فوت ہو گیا۔ جس کے لئے وہ قادیان سے الگ ہوئے تھے۔ آج بھی غیر احمدی ان کو کافر، مرتد اور دجال ہی کہتے ہیں۔ پس وہ رجعت قہقری کرنا چاہتے ہیں۔ مگر پھر سے پورے احمدی بننے سے بھی ہچکچاتے ہیں۔ اس لئے بین بین رستہ تلاش کرتے ہیں۔ لیکن انہیں یاد رہنا چاہئے۔ کہ للہیت کے بغیر کوئی قدم بھی مبارک نہیں ہو سکتا۔

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری

تحریک قرضہ پچاس ہزار میں حصہ لینے والے احباب

باوجودیکہ اس تحریک کے متعلق متعدد بار اخبارات سلسلہ میں اعلان کیا جا چکا ہے اور احباب کرام پر اس تحریک کی ضرورت واضح کی جا چکی ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ احباب نے ابھی تک اس طرف پوری توجہ نہیں فرمائی۔ چنانچہ ابھی تک صرف ڈیڑھ ہزار روپیہ اس مد میں جمع ہوا ہے۔ اور جو وعدے وصول ہو چکے ہیں ان کو ملا کر کل دو ہزار کی رقم بنتی ہے۔ جو رقمیں آج تک وصول ہوئی ہیں۔ ان کی تفصیل ذیل میں درج کرتے ہوئے تمام احباب و عہدہ داران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ جلد تر توجہ فرما کر مطلوبہ رقم کو پورا کریں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

(۱) چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار چک $\frac{ه}{11.}$ ب — دو سو روپیہ
(۲) منشی عبدالعزیز صاحب۔ قادیان — ایک سو "
(۳) خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب " — تین سو "
(۴) سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ۔ سیالکوٹ شہر — دو سو "
(۵) چوہدری فقیر محمد صاحب بی۔ اے آنرز انسپکٹر پولیس گوڑگانواں — ایک سو "
(۶) چوہدری علی اکبر صاحب ایم۔ اے اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس جہلم — دو سو "
(۷) بابو عبدالرحیم صاحب۔ نوشہرہ ککے زیاں — ایک سو "
(۸) ڈاکٹر غلام محمد صاحب سب اسسٹنٹ سرجن رنمک — ایک سو "
(۹) ملک امام الدین صاحب۔ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ — دو سو روپیہ

ناظر بیت المال قادیان

جنرل پریذیڈنٹ لوکل انجمن احمدیہ قادیان

لوکل انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۳۰ اپریل ۱۹۴۲ء تک کے لئے مولوی عبدالرحمٰن صاحب (جٹ) مولوی فاضل کو جنرل پریذیڈنٹ اور شیخ اللہ بخش صاحب پنشنر کو جنرل سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔

ناظر اعلیٰ

تبلیغ اندرون ہند

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

لائل پور

چوہدری عصمت اللہ خان صاحب سیکرٹری تبلیغ لائل پور تحریر فرماتے ہیں ماہ جولائی میں لائل پور میں انتظام کے ماتحت ایک تبلیغی لیکچر مولوی عبد القادر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ کا کرایا۔ حاضرین نے دلچسپی سے ہماری باتیں سنیں بعض عیسائی بھی شامل ہوئے۔

اس ماہ میں قریباً تین ہزار ٹریکٹ یعنی "ابن آدم کا ظہور" اور آسمانی تحفہ مرتبہ مولوی عبد القادر صاحب شائع کئے گئے۔ اس عرصہ میں ایک شخص مسمی عصمت اللہ صاحب داخل احمدیت ہوئے۔ مولوی صاحب اور دیگر احباب نے انفرادی تبلیغ بھی کی۔

حلقہ لائل پور

مولوی عبد القادر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ لائل پور سے لکھتے ہیں عرصہ زیر رپورٹ ۲۲ جولائی تا ۳ اگست میں خاکسار نے ۸ مقامات کا دورہ کیا۔ یعنی بنگلہ سالار والا میں دو دن تبلیغ کی۔ پھر چک ۱۴۱ میں گیا۔ جہاں ایک نوجوان نمبردار چوہدری محمد شفیع صاحب کے والد صاحب احمدی تھے۔ جو ۱۹۳۵ء میں وفات پاگئے۔ ان کے بچے غیر احمدیوں میں ملے جلے رہے۔ اب چوہدری صاحب نے اور ان کی بیوی نے بیعت کر لی ہے۔ والدہ ان کی خدا تعالےٰ کے فضل سے پہلے ہی احمدی ہیں دو راتیں وہاں قیام کیا۔ اور تبلیغ کی۔ چوہدری صاحب سے الفضل کے خطبہ نمبر کی خریداری کی تحریک کی۔ انہوں نے اسی وقت مبلغ ۸/ دے دیئے۔ اب خدا تعالےٰ کے فضل سے اس گاؤں میں خطبہ نمبر جا رہا ہے۔ اس کے بعد کھیوہ پہنچ کر نوجوانوں کو سلسلہ کی تعلیم سے واقفیت پیدا کرنے پر زور دیا۔ بعض احباب کی ڈیوٹیاں لگائیں کہ وہ سلسلہ کے متعلق ضروری مسائل سے نوجوانوں کو آگاہ کریں۔ تین دوستوں نے بیعت بھی کی۔ اس گاؤں میں الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا گیا۔ گو کھووال کے خدام الاحمدیہ کی درخواست پر ان کے گاؤں میں ایک پبلک جلسہ میں شامل ہوا۔ اس سفر میں عاجز کے ہمراہ جماعت لائل پور کے بعض اصحاب بھی تھے۔ جلسہ میں شیخ محمد شریف صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔

ایک دن رام دلائی گیا۔ اس گاؤں میں چونکہ کوئی احمدی نہیں۔ اس لئے ہم نے خود ہی جلسہ کا انتظام کیا۔ حاضری کافی ہوگئی خاکسار نے قریباً پون گھنٹہ اس موضوع پر کہ انبیاء کو باوجود اہل حق ہونے کے دنیا نے ہمیشہ تکلیفیں پہنچائیں۔ اور ان کا انکار کیا۔ تقریر کی۔ چند غیر احمدیوں نے کہا۔ آپ اصل مقصد کی طرف آئیں۔ یعنی مرزا صاحب کا ذکر شروع کریں۔ اس پر میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر تقریر شروع کر دی۔ ابھی چند ہی منٹ گذرے۔ کہ بعض فتنہ پردازوں نے شور مچا دیا۔ اور مجمع کو منتشر کرنے کی کوشش کی۔ کچھ آدمی چلے گئے۔ اور کچھ سنتے رہے۔ رات ساڑھے بارہ بجے تک خاکسار کی تقریر خدا تعالےٰ کے فضل سے جاری رہی۔ اس کے بعد دھنی دیو گئے اور وہاں جلسہ کیا گیا جس میں خاکسار نے ایک گھنٹہ وفات مسیح۔ اجرائے نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر لیکچر دیا۔ پھر ایک احمدی کی شادی پر نکانہ صاحب گیا۔ نکاح کے موقع پر چند غیر احمدی بھی تھے۔ خطبہ نکاح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام اور قوت قدسیہ پر خاص طور پر زور دیا گیا۔

انبالہ

۲۱ اگست کی شب کو انبالہ شہر کے ایک غیر احمدی محلہ میں پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں محلہ کے لوگ اور دوسرے بعض اصحاب بھی شریک ہوئے۔ تلاوت و نظم کے بعد مولوی ابو العطاء صاحب نے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ "احمدیت کے عقائد اور ان کے دلائل" پر تقریر کی۔ بعد ازاں سوال و جواب کا موقع دیا گیا مگر کسی نے کوئی سوال نہ کیا۔ حاضرین میں چند مولوی بھی موجود تھے۔ ایک سکھ افسر سے مولوی صاحب کی مذہبی گفتگو ہوئی جس نے اسلامی عبادت کی تعریف کی۔

کلکتہ

قریشی محمد حنیف صاحب قمر آنریری مبلغ سلسلہ احمدیہ لکھتے ہیں۔ عاجز شمالی اور مشرقی بنگال کے ۴½ ماہ کے سفر کے بعد ۲ جون کو کلکتہ پہنچا۔ اور بحیثیت سیکرٹری تعلیم و تربیت کام میں بے حد مصروف رہا تاہم ۵۰۰ ٹریکٹ اور اشتہارات غیروں میں اردو۔ بنگلہ۔ انگریزی مفت تقسیم کئے۔ مولوی فضل سبحان صاحب ڈپٹی کمشنر پولیس کے پاس حافظ طیب اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھرت پور سے گئے۔ جہاں ۱۰ کتب سلسلہ ان کے ملنے والوں میں تقسیم کیں۔ اور ڈپٹی کمشنر صاحب سے ½ گھنٹہ ملاقات ہوئی اور ان کو تبلیغ کی۔ مولوی اخوند کاظم علی فضل صاحب بار ایٹ لاء ڈپٹی سپیکر اسمبلی کلکتہ سے ان کے مکان پر ملاقات ہوئی۔ ۲ گھنٹے تک ہماری باتوں کو سنتے اور تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ وہاں ایک مولوی نجم الدین صاحب سے ملاقات ہوئی۔ جو کہ کبھی لاہور میں عربی کے پروفیسر تھے۔ اور قادیان بھی جاتے رہے ان سے تبلیغی گفتگو کی گئی۔

سیدوالا

محمد ابراہیم صاحب امیر جماعت تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ سیدوالا کے افراد میں بیداری پیدا ہو رہی ہے اور وہ فریضہ تبلیغ کے اہم کام کو نہایت احسن طریقہ سے سرانجام دینے لگ گئے ہیں۔ چنانچہ ہر ہفتہ سیدوالا کے مختلف محلوں میں رات کے وقت کوٹھوں پر کھڑے ہو کر دو دو تین تین آدمیوں نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام اور وفات مسیح ؑ اور نماز و احکام اسلام کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی اور بہت سے مرد۔ عورتوں۔ بچوں کو جمعرات کے دن کوٹھوں پر ہوتے ہیں تبلیغ بذریعہ تقاریر کی۔ سیدوالا کے ارد گرد ۹/۱۱ دیہات میں ۱۴ احمدی اصحاب اور ۴ احمدی اطفال نے اس مہینہ میں تبلیغ کے لئے پیدل سفر کئے۔ اور قریباً ۴-۵ صد مسلم ۱۵ ۲۰ ہندوؤں کو پیغام حق پہنچایا گیا۔

امرتسر

گیانی عباد اللہ صاحب مبلغ سلسلہ کا تقرر امرتسر میں ہوا ہے۔ جو ۵ تا ۱۱ اگست کی ہفتہ واری رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ خاکسار نے ۲۰ غیر مسلم اور غیر احمدی احباب سے ملاقات کی اور حالات حاضرہ۔ سکھ مسلم اتحاد اور اس کا اثر وغیرہ مسائل پر گفتگو کی۔ بعض سکھ دوستوں نے سنت پر اعتراضات کئے جن کے جوابات دیئے گئے۔ اور جب اسلامی جنت کا نقشہ گورو گرنتھ صاحب سے ثابت کیا تو بہت متعجب ہوئے۔ ایک سکھ نے حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے حج کعبہ پر گفتگو کی جب میں نے اس مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے سکھ مورخین کے متضاد بیان پیش کئے تو اس نے کہا کہ میں جب سکھ مورخین کے ایسے متضاد بیان پڑھتا یا سنتا ہوں تو بہت ندامت محسوس کرتا ہوں غرض اس ہفتہ میں خاکسار نے روزانہ تقریباً تین میل کا چکر کاٹا اور چار چار پانچ پانچ گھنٹے تبلیغ کی۔ مسجد احمدیہ میں جمعہ کے دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سکھ مذہب سے متعلق تحقیق کے موضوع پر تقریر کی۔ احمدی دوستوں کو سکھ مذہب کے ضروری حوالہ جات نوٹ کرائے۔ احمدی دوستوں نے گورمکھی پڑھنی شروع کر دی ہے (مہتمم نشر و اشاعت)

تعلیم الاسلام ہائی سکول کیلئے اساتذہ کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے لئے تین بی۔ ٹی۔ اور دو ایس۔ وی اساتذہ کی فوری ضرورت ہے۔ قادیان میں رہائش کے خواہشمند احمدی اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ و تصدیق مقامی جماعت احمدیہ بھجوا دیں۔ یہ تمام جگہیں مستقل ہیں لیکن منتخب شدہ امیدواران کو ایک سال کے لئے امتحاناً کام کرنا ہوگا۔ اور اس کے بعد حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ کام تسلی بخش ہونے کی صورت میں مستقل کیا جائیگا۔ صدر انجمن کے مستقل کارکنان پنشن یا پراویڈنٹ فنڈ کے حق دار ہوتے ہیں اسی طرح ایک ٹرینڈ ڈرائنگ ماسٹر کی بھی ضرورت ہے

۱۵ ستمبر تک درخواستیں پہنچ جانی چاہئیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

وصیّتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کرے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۹۱۳:- منکہ احمد ولد حافظ غلام محمد صاحب بی۔ اے قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ حسب ذیل وصیّت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں۔ میرا گذارہ صرف تنخواہ پر ہے۔ (ایکسو پچیس ۱۲۵ روپیہ بمعہ الاؤنس) مَیں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیّت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس جائیداد کا بھی دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ مَیں اپنی ماہوار آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہونگا۔ العبد:- احمد جمعدار آئی ایم ڈی نوشہرہ حال محلہ دارالرحمت قادیان۔ گواہ شد:- غلام محمد والد موصی صدر محلہ دارالرحمت۔ گواہ شد:- عبدالحکیم امین محلہ دارالرحمت

نمبر ۵۹۱۴:- منکہ سیّد ہمام الدین احمد ولد سید حسام الدین احمد صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کوسمبی ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑلیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ ردفا ۱۳۲۰ ہش حسب ذیل وصیّت کرتا ہوں۔ میں اس وقت ٹاٹا کمپنی میں بمشاہرہ ۳۵ روپے ماہوار عارضی طور پر ملازم ہوں میں اپنی ماہوار آمد کی ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیّت کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب اسوقت بفضلہ تعالیٰ بقید حیات ہیں۔ اس لئے اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اور میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- سید ہمام الدین احمد بقلم خود ایل فور۔ ٹانسار ود ۱۴ کدمہ جمشید پور۔ گواہ شد:- عبداللہ خاں بی۔ اے امیر جماعت احمدیہ جمشید پور گواہ شد:- بشیر احمد چغتائی بی ایس سی بقلم خود سکرٹری وصایا جمشید پور۔

نمبر ۵۹۳۳:- منکہ انور احمد خان ولد چودہری غلام احمد خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن سٹرعہ ضلع ہوشیار پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ماہ وفا ۱۳۲۰ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے پاس اسوقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ اس وقت ماہوار تنخواہ پر ہے۔ مَیں اپنی ماہوار آمد کا آٹھواں حصہ تازیست صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں ہر ماہ بلا ناغہ داخل کرتا رہونگا۔ اپنی ماہوار آمد کی کمی بیشی کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی ذاتی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراؤں گا تو وہ میرے مرنے کے بعد میرے حصہ جائیداد سے منہا کرلی جائیگی۔ العبد:- انور احمد خان۔ گواہ شد:- غلام احمد خان امیر جماعت احمدیہ پاکپٹن۔ گواہ شد: محمد ابراہیم پٹواری نہر

نمبر ۵۹۱۹:- منکہ حسین بی بی زوجہ عبدالرحمٰن نو مسلم قوم احمدی پیشہ مزدوری عمر ۳۸ سال بیعت دسمبر ۱۹۲۴ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳۲۰/۱۰ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے محنت مزدوری سے اپنا گذارہ کرتی ہوں۔ جو میری جائداد میری وفات کے بعد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی اور ماہوار آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیّت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر خدا مجھے منقولہ وغیر منقولہ جائداد دے تو میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میرا مہر ۳۲ روپے بذمہ خاوند واجب الادا باقی ہے۔ جو اس کے ذمہ قرضہ ہے۔ میری ماہوار آمدنی پانچ روپے ہے۔ الامۃ:- نشان انگوٹھا حسین بی بی موصیہ۔ گواہ شد:- نشان انگوٹھا عبدالرحمٰن خاوند موصیہ گواہ شد:- سردار عبدالرحمٰن بی۔ اے دار الفضل

نمبر ۵۹۱۶:- منکہ چودہری عبدالرحمٰن ولد منشی عبدالحق صاحب مرحوم قوم الراعی پیشہ ملازمت لشکر عمر تقریباً ۳۱ سال پیدائشی احمدی سکنہ موضع اوجلہ حال ملایا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳۲۰/۵ ہش ۲۶ حسب ذیل وصیّت کرتا ہوں۔ میری جائیداد زمین تقریباً دو گھماؤں واقعہ موضع اوجلہ ہے اس کے نصف حصہ کا میں مالک ہوں۔ مَیں اسکے دسویں حصہ کی وصیّت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد ۱۸۷ روپے ۸ آنے ہے۔ مَیں وصیّت کرتا ہوں کہ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ نیز میری وفات کے وقت اگر کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- عبدالرحمٰن عفی عنہ ہیڈ کلرک ایڈوانس آرڈیننس ڈپو ملایا۔ گواہ شد:-...... گواہ شد:-......

مولوی محمد علی صاحب کے اقرارات

مولوی محمد علی صاحب رسالہ "ریویو" کی ایڈیٹری کے زمانہ میں کسطرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی لکھتے رہے۔ اسکی تفصیل کیلئے رسالہ "ریویو" کے پرانے فائل ملاحظہ فرمادیں۔ جو رعایتی قیمت یعنی دو روپے فی فائل کے حساب سے آپ ہم سے طلب فرما سکتے ہیں۔

ان فائلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایسے مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔ جو اور کسی جگہ ابھی تک شائع نہیں ہوئے۔ اس لئے بھی ان کا مطالعہ ضروری ہے۔

بعض فائلوں کے صرف چند نسخے باقی رہ گئے ہیں۔ اور اس کے بعد وہ نایاب ہوجائیں گے۔ اس لئے جلد سے جلد یہ بے بہا خزانہ حاصل کریں۔ قیمت پیشگی آنی چاہیئے مجلد کی قیمت فی فائل اڑھائی روپے ہے

مینیجر رسالہ "ریویو" اردو قادیان (پنجاب)

ضرورت رشتہ

ایک شریف اور سید خاندان کے لڑکے اور ایک لڑکی کیلئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا برسر روزگار ہے معقول تنخواہ اور اچھی گورنمنٹ سروس ہے۔ لڑکی بھی تعلیم یافتہ۔ خوش سیرت و صورت اور امور خانہ داری اور سلائی کشیدہ کاری وغیرہ کے کاموں سے بخوبی واقف ہے۔ رشتے شریف احمدی خاندان سے ہوں مفصل حالات بذریعہ خط و کتابت بنام

خ۔م معرفت "الفضل" قادیان (پنجاب) ہونی چاہیئے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بنکاک ۲۰ اگست غیر ملکی اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ جاپان نے سیام کو مطالبات پیش کر دیئے ہیں۔ اور آٹھ روز کی مہلت جواب کے لئے دی ہے۔ مگر سیام ریڈیو پر سرکاری اعلان کے ذریعہ اس کی تردید کی گئی ہے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سیام اور جاپان کے تعلقات خوشگوار ہیں۔ جاپان گورنمنٹ نے بھی اس کی تردید کی ہے۔

ویک جیوک ۲۰ اگست آج صبح ایک جرمن ہوائی جہاز نے آئس لینڈ کے صدر مقام پر پرواز کی۔ ۲۵ منٹ تک ہوائی حملہ کا خطرہ لاحق رہا۔ امریکن ہوائی جہاز مقابلہ کے لئے اوپر گئے۔ مگر وہ بھاگ گیا۔ کوئی بم نہیں گرا۔

واشنگٹن ۲۰ اگست لارڈ ہیلی فیکس نے ایک پریس کانفرنس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ جنگ کم سے کم دو سال تک اور جاری رہے گی۔ آپ نے کہا۔ ہو سکتا ہے مسٹر چرچل اور مسٹر روزویلٹ میں اور بھی ملاقاتیں ہوں۔

بمبئی ۲۰ اگست وزیر ہند نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ پنجاب بنگال اور آسام کے مسلمان وزراء اعظم کو ان کے عہدہ کے لحاظ سے نیشنل ڈیفنس کونسل میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ مسٹر جناح نے ایک بیان میں کہا۔ کہ یہ دلیل گمراہ کن ہے۔ مگر میں اس پر بحث نہیں کرتا ۲۴ اگست کو مجلس عاملہ ہی فیصلہ کریگی۔ کہا جاتا ہے کہ سر سکندر حیات بھی اس اجلاس میں شرکت کے لئے جا رہے ہیں اور ورکنگ کمیٹی نے کہا تو وہ مستعفی ہو جائینگے۔

واشنگٹن ۲۰ اگست امریکن وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ لارڈ ہیلی فیکس نے بتایا ہے۔ کہ ڈیوک اور ڈچز آف ونڈسر امریکہ آ رہے ہیں۔

لنڈن ۲۱ اگست تین جرمن ہوائی جہازوں نے برطانیہ کے ایک مال لے جانے والے جہاز پر پرتگال کی ایک بندرگاہ میں حملہ کیا۔ مگر اسے نقصان نہ پہنچا سکے۔ یہ حرکت بین الاقوامی قوانین کے خلاف ہے۔

لنڈن ۲۱ اگست آج کے روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ نووگرڈ کے علاقہ میں سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ مارشل وارشیلاف نے لینن گرڈ کے لوگوں سے اپیل کی ہے۔ کہ جرمن اس شہر کو تباہ اور اہل شہر کو موت کے گھاٹ اتار دینا چاہتے ہیں۔ مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہونگے۔ لوگوں کو چاہیئے کہ اپنے شہر کی حفاظت پوری طاقت سے کریں۔ روسی ہوائی جہازوں نے بحیرہ بالٹک کے کنارے کے ساتھ جرمن علاقوں پر حملے کئے۔ جرمنوں نے ان کی پرواز کو تسلیم کرتے ہوئے حسب عادت کہا ہے کہ کوئی نقصان نہیں ہوا۔

لنڈن ۲۱ اگست سمندری کنارہ کی حفاظت کرنے والے ایک برطانی ہوائی جہاز نے ناروے کے سمندر میں دشمن کے ایک رسد لے جانے والے جہاز پر بم برسائے۔ ایک بم عین بیچ میں لگا۔ شکاری ہوائی جہازوں نے آج پھر چینل کے اس پار حملے شروع کر دیئے ہیں۔

لنڈن ۲۱ اگست کینیڈا کے وزیر اعظم آج صبح یہاں پہنچ گئے۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ہمیں لڑائی کا نتیجہ معلوم ہے۔ برطانیہ کے بہادر لوگ اسے جیت کر رہیں گے۔ کینیڈا نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ اس لڑائی میں برطانیہ کو پوری مدد دے گا۔

لنڈن ۲۱ اگست خیال ہے۔ کہ آسٹریلیا کے وزیر اعظم شاید دوبارہ یہاں نہ آسکیں۔ لیبر پارٹی نے کہا ہے کہ مشرقی ایشیا کے موجودہ حالات کے پیش نظر وزیر اعظم کا ملک میں رہنا ضروری ہے۔ اور آپ اس وقت تک یہاں نہ آنے کا اعلان کر چکے ہیں۔ جب تک ساری پارٹیاں اس کی حمایت نہ کریں۔

واشنگٹن ۲۱ اگست امریکہ کی غیر جانبداری کی حفاظت کے لئے جو جہاز سمندروں میں گشت کرتے رہتے ہیں۔ ان میں بعض اخبار نویس بھی سفر کر کے واپس آئے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ جنوبی اٹلانٹک کو جرمن آبدوزوں سے قریباً صاف کیا جا چکا ہے۔ امریکن بیڑہ لڑائی نہیں چاہتا۔ لیکن اگر اسے مجبور کیا گیا۔ تو وہ پیچھے نہیں ہٹے گا۔

شملہ ۲۱ اگست گورنمنٹ آف انڈیا کے لاء ممبر سر محمد ظفر اللہ خان صاحب موسم برسات کا دورہ ختم کرنے کے بعد آج صبح شملہ پہنچے اور تیسرے پہر کشمیر روانہ ہو گئے۔ آپ اگلے ماہ کی پانچ تاریخ کو سری نگر سے تار کے ذریعہ سر سلطان احمد صاحب کو لاء کا چارج دیدیں گے۔ اس کے بعد آپ ۸ ستمبر کو دہلی پہنچیں گے اور فیڈرل کورٹ کی ججی کا چارج لیں گے۔

شملہ ۲۱ اگست نیشنل ڈیفنس کونسل کے پہلے جلسہ کے انعقاد کے متعلق گورنمنٹ کی طرف سے بہت جلد ایک اعلان کیا جائیگا۔ لوگوں کا خیال تھا کہ ستمبر کے پہلے ہفتہ میں اس کا اجلاس منعقد ہوگا۔ مگر یہ درست نہیں۔

شملہ ۲۱ اگست حضور وائسرائے نے بمبئی کے گورنر کو ایک تار بھیجا ہے جس میں بمبئی کی جنگی کوششوں کو سراہا ہے گورنر بمبئی نے اس تار کے جواب میں شکریہ اور مسرت کا اظہار کیا ہے۔

شملہ ۲۱ اگست اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اگر ہندوستان سے برطانیہ کو مشینری یا کلیں وغیرہ تیار کرنے کے لئے آرڈر دیئے گئے۔ تو برطانیہ کے کارخانہ داران آرڈروں کی اس وقت تک تعمیل نہیں کریں گے۔ جب تک گورنمنٹ آف انڈیا ان کی تصدیق نہ کرے اس لئے ہندوستانی فرموں کو چاہیئے۔ کہ برطانیہ کے کارخانوں کو مشینری یا کلوں کا آرڈر دینے سے پہلے گورنمنٹ آف انڈیا سے درخواست کر کے اجازت حاصل کریں۔

لاہور ۲۱ اگست سر سکندر حیات خان آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آج بمبئی روانہ ہو گئے۔ ملک خضر حیات خان صاحب ٹوانہ اور میاں عبد الحی وزیر تعلیم پنجاب بھی آپ کے ہمراہ ہیں۔

شملہ ۲۱ اگست حضور وائسرائے نے ہندوستان کے تمام باشندوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ۷ ستمبر اتوار کے دن گورنمنٹ برطانیہ کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔ ۳ ستمبر کو لڑائی شروع ہوئے دو سال پورے ہو جائیں گے۔ اس کے بعد پہلا اتوار ۷ ستمبر کو آتا ہے۔

لنڈن ۲۱ اگست آسٹریلیا کی پارلیمنٹ کا آج رات جلسہ ہونے والا ہے جس میں اس بات پر غور کیا جائے گا۔ کہ برطانیہ کی جنگی کیبنٹ میں آسٹریلیا کی نمائندگی کس طرح ہو۔

لنڈن ۲۱ اگست برطانیہ کی طرف سے دو اور دستے ہوائی ٹریننگ کے لئے کینیڈا بھیجے گئے۔ ان میں سے ایک دستہ تو اتنا بڑا ہے کہ لڑائی کے آغاز سے اب تک اتنا بڑا دستہ کینیڈا ایسی ٹریننگ کے لئے کبھی نہیں گیا۔

لنڈن ۲۱ اگست جرمنوں نے دعویٰ کیا ہے کہ نووگرڈ پر ان کا قبضہ ہو چکا ہے۔ مگر ابھی تک اس خبر کا جھوٹ سچ معلوم نہیں ہوا۔ جرمن اب چاروں طرف سے لینن گراڈ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ لینن گرڈ کو اس سے زیادہ خطرہ درپیش ہے جتنا خبروں سے ظاہر ہوتا ہے سمولنسک اور کیف کے درمیان ایک اہم شہر گومیل پر بھی جرمن اپنے قبضہ کا دعویٰ کرتے ہیں۔

لنڈن ۲۱ اگست پریذیڈنٹ روزویلٹ کے دوسرے لڑکے نے آج لنڈن میں اخباری نمائندوں سے کہا کہ اگر امریکن جنگی جہازوں پر حملہ ہوا۔ تو وہ اپنا بچاؤ بخوبی کر سکیں گے۔ آپ نے مسٹر چرچل اور برطانیہ کے تمام لوگوں کی ہمت اور حوصلہ کی بھی تعریف کی۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی